

## لڑکیوں کا جزیرہ

(مکمل ناول)

## پیشکش

دعائیں کی تحریر کے بعد "لڑکیوں کا جزیرہ" پڑھیں! اس میں بھی آپ عرصہ کو پہلے کی طرح کافی چاق و چوبند پائیں گے۔ آپ میں سے ہر ایک کی پسند و ناپسند الگ الگ ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر ایک کو پسند آئے گا۔

برصغیر مجھے آپ کے سنگڑوں خط ملتے ہیں اور میں نے ان سے یہ اندازہ کیا ہے کہ اگر سب کی پسند کا خیال رکھنے کی کوشش کی جائے تو کم از کم پانچ بڑے صفحات کا ناول ضرور لکھنا پڑے گا! آپ میں سے کچھ صرف ایسا دیکھ کر پسند کرتے ہیں! کچھ واقعی ناول چاہتے ہیں! کچھ صرف سرگرمی اور متعلقہ سوچنا پسند کرتے ہیں۔ لیکن ایسے حضرات کی تعداد بہت زیادہ ہے جو "محول دہی" کی زیادتی پر زور دیتے ہیں! لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں صرف صفحات نہیں بھرنا۔

آپ نے ان لوگوں کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جنہوں نے غیر قانونی طور پر میرے چند ناول چھاپ لئے ہیں۔ ان میں سے ایک آدھ ناول ایسے بھی ہیں جن کے نام بدل کر دھوکے سے آپ کی بیسیں مٹا کر رکھی گئی ہیں۔ مجھے اس المیہ پر افسوس ہے!

مگر آپ مطمئن رہیں۔ خلد میر وزیر آبادی کے خلاف میرے  
سیر قانونی جناب نجم الدین قریشی ایم اے ایل ایل بی (ایڈووکیٹ)  
ختم ترین قانونی کارروائی کر رہے ہیں۔ خلد میر نے دہرا جرم کیا  
ہے۔ ایک تو میری اہلیت حاصل کئے بغیر میرے بادل چھاپ  
لئے۔۔۔ دوسرے ایک بادل کا نام بدل کر پیلگ کو دھوکا دیا یعنی آپ جو  
بادل پہلے خرید کر چڑھ چکے تھے اسے آپ نے میرا کوئی نیا بادل کچھ  
کر دیا ہے خرید لیا۔۔۔ اس طرح پیلگ کو دھوکا دینا بہت بڑا جرم ہے۔  
اور یقین رکھئے کہ خلد میر وزیر آبادی کو اس کے لئے جھٹکا پڑے گا۔

201

۵۱/ جنوری ۱۹۵۶ء

(1)

سندھ کا پہلا تاج جو نور نامہ اقتدا... لیکن اب وہ سندھ کا پہلا نہیں کہلاتا بلکہ اس کے مختلف نام تھے اور جو ان میں سے دو لڑکیوں کے تاج پرے کے نام سے مشہور تھا، ایسے ہی ایک کا نام ہے وہ سندھ کا پہلا ہی لکھا جاتا ہے۔ انگریزوں نے اسے بھی کام دیا تھا اور پندرہ سو سال تک اسے غلط پر واضح تھا۔ بعد ازاں اسے پہلے اس کا نام سندھ کا پہلا ہی نہیں تھا بلکہ تاج نامہ کا لکھا گیا نام ہی نہیں تھا... یہ سنسکرت ہے کہ ایران تاج پرے کے نام سے اسے پکارا جاتا تھا۔ بعد ازاں اس انگریزوں نے اس پر بحری فوج کی ایک چھوٹی سی چنگی کا نام کی اور وہ ایک تاج بہت آہستہ آہستہ پھر ٹھیک دس سال بعد ۱۸۸۷ء میں ایک راجہ کو دیکھ بیگ نے یہ لکھا کہ بہت قریب سے آوی اپنی جائیں چلا گئے... لیکن اس میں ان کے بارے کو دخل نہیں رہا۔ انھوں نے شکیا ہی بڑی ہو کر کے ساتھ شہری معاملے سے اٹکیں تھیں ان انٹرنیشنل فوجی قوتوں کی بھی تھی جس کی کامیابی بروقت تھی اور ان کی مدد پر چنگی تھیں اس جڑ سے انھوں نے انھوں کی سب سے بڑی شہرہ کی تھی اس کا نام حرم سے نکلا۔ ہونا پھر آہستہ آہستہ ایک بھول سی گئی کہ وہاں بھی کوئی جڑ بہرہ تھا۔

میں نے اس کی طرف دھیان نہ کیا اور وہی طرح ویران چارچاؤ اور سرکاری طور پر

مذبح و سال جو اس کی بیست ہی بدل گئی۔ پہلے وہ ریت کا ایک بہت بڑا تودہ معلوم ہوتا تھا جس پر پانی نظر آنے لگی تھی۔۔۔۔۔ سماجی ڈرنیئر زمین معلوم ہوئی تھی لیکن وہ دیران

ی رہا۔ آخر اسی گیر واپس شب ببری کر لیا کرتے تھے۔

پھر آہستہ آہستہ وہ ایک قمر شاہ میں تبدیل ہوتا گیا لوگ وہاں چنگ کے لئے ہاتھ لے کر ایک بار دوسری جنگ عظیم کے دوران میں وہاں رہے اس جرنی قضا کے سلسلے میں قمریات شہد کی گئیں۔ اسی دن سے سندھ کا پورا ایک بھرجن قمر شاہ قمر شاہ قمر شاہ قمر شاہ قمر کی سالانہ قومی فراش کے لئے اسے غلبہ کر لیا تھا آج بھی وہ یہ وہوشیں کا جلا معلوم ہو رہا تھا۔ شہر سے یہاں تک بے شمار لاشیں اور پانی کشتیاں چل رہی تھیں۔ پیل تو فراش کے منتظرین کے درمیان کچھ اختلاف رہا ہے کیا تھا۔ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ یہاں اس پرانے میں تھرتی تھرتی نظر سے تھکن ہی ہو کر عمران کا یہ خیال غلط لگا کر لیا گیا ہے۔ وہ دن وہاں اتنا دھواں ہو گیا کہ منتظرین کے ہاتھ بھر پھول گئے۔

صدا سار کے درمیان آہستہ پر رنگ دلہ کا طعنہ مارا گیا تھا شہر کی کوئی بیدار نہ رہی۔ وہ جس پر غصہ کرتی تھیں نظر آتے ہوں مگر ان دنوں فراشیں سو سنی حلقہ کر رہا تھا۔ انہیں من کی مور جسے شہر ترک نظر آتی تھیں وہاں اس وقت کچھ لوگوں کا جہاں معلوم ہو رہا تھا۔ فراشوں کا انہماک اتنا بڑھا ہوا تھا جیسے انہیں یہ بات نہیں گذرتی ہوا کوئی بھی جگہ میں نہیں معلوم ہوتا تھا۔

آج فراش کا پہلا دن تھا۔ مگر عمران وہاں قمر شاہ کی فراش سے نہیں کیا تھا۔ وہاں اس کے پاس ایک کس تھا ملا کہ کس کی نوعیت ایسی نہیں تھی جس کا تعلق انہیں ہی اسے جیسے ہے ہوتا مگر عمران اس میں دلچسپی لے رہا تھا یہ ایک کام لڑکی کے قتل کا کس تھا جس کی لاش شہر کی ایک سڑک پر پائی گئی تھی۔ لڑکی کتا ہی حالت ہوئی تھی کیونکہ اس کی لاش کی شناخت نہیں ہو سکی تھی مگر کس پر اس کا تعلق تھا۔

پھر وہاں اس کے جس شہر کو شہر کے ایک جیسے آدمی کے قبضہ کی لڑکی کے اغوا کی وہاں درج کروائی گئی اس بات کو لاش بھی ملی اس لیے قمر شاہ میں اس کا ایک دلچسپی بھی شامل تھا جس پر پائی جاتی تھی۔

لاش کے رہنے پر بھی دیکھا ہی پائی گئی۔ جیسے جس کا شہر تھا۔ جیسے جیسے قمر شاہ مشکل تھی تاکہ وہ کسی ترک یا کھ کے پیوں کے نیچے آکر ہی طرح پکڑ گیا تھا۔

جس پر وہی لباس تھا۔ طویہ لڑکی کے جسم پر بیان کیا جاتا تھا۔

لڑکی کے ہاتھ نے لاش شناخت کر لی لیکن اس نے نہیں جانتا کہ یہ اس کی لڑکی ہی کی ہے۔ اس نے جگہ سر اتر سائی کے سپر شہزادہ کو اپنی لڑکی راہ کی ایک خاص بچان پہنچا دیا۔ اس کے ہاتھ کو بھی معلوم نہیں تھی۔ پھر کشتی فراش بھی مطمئن ہو گیا کہ یہ طویہ لڑکی کی ہے۔ کس نے کشتی فراش نے اس کے ہاتھ کو پکڑا جو اسے طویہ ہی کی لاش سمجھ کر مہر لڑکی رو قمر شاہ کے بعد باپ رو چلا اور اس نے بتایا کہ اسے بھی نہیں نہیں ہے کہ یہ اس کی لڑکی ہی کی لاش ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ بات وہیں ختم ہو جائے اور کالی کے اس راہے کو مر رہی ہو۔

پھر لاش کسی کی تھی اور اسے طویہ لڑکی ثابت کرنے کی کوشش کیوں کی گئی تھی۔ اب ایسا سوال تھا جس کا جواب کسی کے پاس نہیں تھا کشتی فراش طویہ کے باپ سے بہت حوصلہ کر رہا تھا۔

مرحوم اس کس میں دلچسپی لے رہا تھا پھر وہاں ایسا تھا اس کی دلچسپی کا باعث ہو سکتا تھا۔ وہ کوئی سپر شہزادہ تھا کہ کس کو ہوتا تو وہ شاید ہی اس کی طرف توجہ بھی نہ دے گا۔ کیونکہ اس کی کشتی فراش اس کے فراش سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

وہاں اس نے آیا تھا کہ کم از کم طویہ کے باپ ہی پر ایک نظر ڈالے۔ یہاں اس سے کچھ اگلے کا موقع بھی مل سکتا تھا کیونکہ وہ بھی فراش کے منتظرین میں سے تھا۔ مگر یہ بھی ایسی ہی تھا کہ دونوں مل کر عمران کو اتنا ہی معلوم ہوا کہ وہ کچھ دیر قبل وہاں سرور تھا لیکن ان طویہ کے تحت شہر واپس چلا گیا۔

مرحوم منتظرین کے آگے سے نکل کر ایک تنگ گلی ہوئی۔ روش پر آیا ایسا جگہ فرشتہ گلی کی قماروں کے درمیان روٹھیں نکلتی گئی تھیں۔ عمران نے اس طرح نگاہیں جمایا کہ اپنے اپنے چالے جیسے وہ کچھ اور ہو رہا ہے کوئی روشنی کے اس طویہ میں سرور کی پکڑ لیا ہوا۔ پھر یہاں اس وقت اس قسم کی لکچر کی ضرورت نہیں تھی مگر عمران چاہتا تھا کہ اس میں

مرحوم اس کے غول کے غول اس کے قریب سے گذر رہے تھے۔ اور عمران

کے چہرے پر برسنے والی محبت کچھ اور زیادہ بڑھ گئی تھی اسے دوسری طرف جانے کے لئے  
قریباً تین منٹ تک کھڑا رہتا تھا۔۔۔ کیونکہ ابھی تک اس روش سے گزرنے والوں سے  
دو مہینے کا مکمل نہیں دکھائی دیتا تھا جس سے گزرا کر دوسری روش تک پہنچ سکے۔  
اب تک دو لڑکیاں اس کی طرف حریفانہ اور دشمنانہ روش پر آگئیں۔۔۔ عمران سمجھا تو کہ  
اس کے قریب سے گزرا کر شاید آگس میں جا سکیں گی انہیں وہ دونوں اس کے سامنے دنگ کھڑی  
"کیوں ابھی حضرت تھے؟" ایک نے دوسری سے کہا۔

"شاید یہی تھی" دوسری بولی۔

"نہیں اسو یسوی یہی تھی؟"

"ہاں! عمران انہیں پہچان کر بولا "میں تھا نہیں بلکہ ہوں۔"

"تم نے پچھلے سال مجھے گالی دی تھی؟" پہلی لڑکی بولی۔

"آپ کو کھلا نہیں ہوئی ہے اور میرے پاس بھائی صاحب رہے ہوں گے امیری ہی کی صورت  
مسلک والے ہیں۔۔۔ خیر اب آپ کہا جاتی ہیں اب تو سال بھر پہلے کی ہے۔"

"کیوں اطمینان سے کہہ کر باتیں ہوں گی؟" جواب ملا "پچھلے وہ ایک سال... کیوں؟"

اس نے دوسری لڑکی کی طرف دیکھا اور ہنس بولا کہ بولی "تھیک ہے۔"

"تھیک ہے تو پہلے؟" عمران لا پرواہی سے بولا۔

"نہیں! انہوں نے گالی نہیں دی ہو گی؟" دوسری لڑکی نے پہلی سے کہا۔

"یہ تو جو بے انتہے آدمی سلوم ہوتے ہیں؟"

"یہی ہوں! مجھے گالی آئی ہی نہیں۔۔۔ صرف ایک جانا ہوں وہ کیا ہے احمد...؟"

اور یہ بھی بول گیا۔ "کیا کہتے ہیں اسے...؟ اصل وہاں... نہیں یہ آئے گا جو دوسرے۔"

عمران کے چہرے پر محبت آمیز مسکراہٹ کی تھی انہیں کے آگے تھے پانچ ایسے ہی چہرے۔

دشمن پر تو دلچسپ وقت بڑھا رہا تھا۔۔۔ لڑکیوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف

دیکھا اور پھر یہ سائنس منکرانہ چیز انہوں ہی آنکھوں میں کچھ اچھلنے لگے۔۔۔ اور پہلی بولی۔

"تو پہلے تو وہیں کھڑے ہو گی؟"

عمران ہل چلا اس کی چال بھی بڑی سیدھی تھی مگر تھکی تھی۔۔۔ لیکن اب تو یہاں

تھی۔۔۔ مگر نہیں!۔۔۔ "کہتے روٹیک میں آئے!۔۔۔ فائنل میں شاید یہی سب سے زیادہ  
بڑا روٹیک تھا۔۔۔ اور وہ لڑکیاں اسی کام کیوں لیتیں؟"

میں نے کہا۔۔۔ "میں نے کہا تھا کہ... لڑکیوں نے ایک خوب کر لی۔۔۔ جیسے ہی وہ پہنچے

ایک دوسرے پر مسلط ہو گیا۔"

"اور تو؟" "میرے جگ کر تھا کہ اب سے پوچھا۔"

وہاں عمران کی طرف دیکھنے لگیں اور عمران بولنے لگے "مجھے میں بولا؟" "تو...؟"

"کیوں اس نے نہ بولی؟"

"یہی صاحب؟"

"نہیں پہلی؟"

"...؟" "ایک لڑکی بولی دوسری ہو گئی! مگر لڑکیوں میں چلتے...؟ میں

ابھی وہاں تھا۔۔۔؟"

اب عمران کے چہرے کی محبت انگیز مسکراہٹ کی جگہ پر کھلا ہٹ بھی شامل ہو گئی تھی۔

"...؟" "تم پریشان کیوں ہو؟" ایک لڑکی نے عمران کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولی

اس نے کہا کہ عمران اس طرح اپنا ہاتھ کھینچ کر شرمایا جیسے کسی کو دوسری لڑکی سے اس کے

...؟ "میں نے شرم کا ہر پوچھ لیا تھا۔"

"...؟" "میں نے اچھے گئے ہو؟" دوسری نے جب کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آہستہ

...؟

عمران کہہ لگا۔۔۔ "عمران پیچھے ہٹنے کی کوشش کرنا ہوا ہوا۔۔۔ اور اس کی کمری

...؟ "میں نے کمری ہی پر تھا پھر وہ کیوں نہ اٹھا پھر سے لوگ ابھل کر کھڑے ہو گئے؟"

...؟ "میں نے انہوں کی لڑکیوں کے سامنے میں آگئیں! جب عمران چاہی رہا تو وہ بھی اٹھ کر اس کی

...؟ "نہیں! عمران انہیں بڑے کمری کی کمری میں لے رہا تھا؟"

...؟ "میں نے کہا تھا! ایک لڑکی نے عمران کو پیچھوڑ کر ہلک لگائی مگر عمران کے

...؟ "میں نے کہا تھا؟"

...؟ "میں نے کہا تھا؟"







ہوں باغراب..... میں تم دونوں کا در سلوم کروں گا تم مجھ سے کیا کہنا چاہتی تھیں؟

"تب تو میرے ہاتھ سے کوئی کام نہ نکلا۔"

"شیلا! تاہم یہ سچ ہے۔"

"نہیں میں کچھ نہ بتاؤں گی کہیں غلط فہمی ہوئی تھی یہ سرکاری جاسوس نہیں ہیں۔"

"خدا کے لئے ہمیں جاننے دیجئے! تاہم نے روپے والی آواز میں کہا: "وہیے پس کس نے؟"

کے جرم میں جو سزا دل چاہے دے لیجئے!..... رحم کیجئے!"

"تم شہاب مگر کے ایک گرو اسکول کی بچہ ہو۔" عمر نے پوچھا۔

"جی ہاں مجھے اس کا احترام ہے۔"

"وہیں نہیں کئی گونہ ملتی ہے۔"

"ایک سو میں روپے..... اس میں ہر وقت نہیں ہوتی..... پانچ گھنٹے بھائی ہیں بھائی۔"

اور میں ہوں ہے آج کل نے سن بھی نہیں لئے پھر بتائیے کیا کروں؟

"کیا تم لوگوں کے ساتھ ان کے گھر بھی جلی جاتی ہو؟"

اڑی نے اس کا جواب جلدی نہیں دیا..... وہ چھ لئے خاموش رہی پھر سر جھکا کر مردار

آواز میں بولی "جی ہاں۔"

"میں سمجھا۔" عمر نے سر ہلانے کا "مگر اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لئے

جس میں کسی سرکاری سرافرمی سے ڈرا جائے۔ اس شر کی بھڑکی عمر میں اس قسم

و کہیں کلمہ کلا کرتی ہیں؟"

"جی جی ہاں..... مگر میں بولی ہوں..... اگر اسکول کے ٹیکوڑی کو اس کی طرف

ہو گئی تو غلامت پائی رہے گی..... میں اب رحم کیجئے....."

"تم تو اس طرح بیگنوں کا بیج ہو گی! پھر جیسے ایک سو میں روپے کی غلامت کی ہے

ہو یا بی بی غلامی کی بات ہے۔"

تاہم پھر کچھ سوچے گی..... شیلا کے چہرے پر آنکھوں کے آہر تھے اور لب و لہجہ

نہیں سلوم ہو رہی تھی..... تاہم نے ٹھوڑی دیر بعد کہا: "کل جب میں بوڑھی ہو جاؤں گی

میرا کیا بنے گا..... اسی لئے میں غلامت پر غور رکھنا چاہتی ہوں۔"

میں تم غلامیوں کی سی باتیں کرنے لگیں..... کوئی بہت بڑی حقیقت چھپا رہی ہو! تم مجھے

میری کچھ کہیں آئی تھیں..... لیکن اب بتاؤ کیا میں اسحق ہوں....."

"نہیں! اور شک!..... شیلا اٹھلائی! "تم تو شہاب کا ہاتھ کے بھی ہاتھ ہو! اسے جاننے دو! میں

میں عمر کی اس کی اندھ میں رہ رہ کر سر جاتے گی۔"

"تم یہاں رہو گی۔"

"وہاں میں غلاموں کی جیسے بہت سی کہانیاں یاد ہیں! اگر جیسے ان سے بھی غلام نہ آئی تو

میں غلام کی۔"

"پھر تم جانکتی ہو! "عمر نے تاہم کی طرف دیکھ کر کہا: "لیکن جب بھی میری مدد کی

میں غلامت ہو! اور اس منزل کے پھر ایک خط ذیل دیجئے۔"

عمر نے اپنے گرو ورنہ کو بلا..... تاہم ابھی لیکن شیلا بدستور غلامی رہی! دونوں جیسے ہی

دیکھے وہ دونوں خود بخود ہل گئے۔

تاہم اب وہ اس سے بچے لازمی تھی! عمر نے بھروسہ لگے میں پوچھا: "کیا جیسے

جس کی مراد ہے۔"

"نہیں! تاہم نے اس کے پھر جواب دیا اور جو قدموں سے پھاٹک کی طرف جانے والی رازش

نے اسے کی..... عمر اس وقت تک وہیں کھڑا رہا جب تک کہ وہ پھاٹک سے نکل نہیں گئی۔

تاہم اب اس کے میں دیکھ آیا! شیلا ایک آرام کری پر نیم در رہ تھی!

"تم سو رہے۔" وہ خوب آواز آواز میں نکلائی!

"نہیں! ابھی میرے لئے کم ہیں۔" عمر نے بھی راک ہانے کی کوشش کی!

"مجھے یاد نہیں تھا ہے۔" شیلا سو رہی تھی تو بولی "مجھے گی سے بولی" مجھے اپنی حقیقت سے

خبر نہ تھی! حقیقت چاہا کہ سلوم ہوتے ہو! میں جیسے ہاتھ گاڑی کھی تھی۔"

تاہم نے غلام نہیں کیا تھا! میں سرکاری سرافرمی ہوں اور میں وہیں خود کو اس حق ظاہر

نہیں جیسا کہ اس کا ہے۔"

تاہم اب اسے حلق پیلے سے بھی کچھ جانتے رہے ہو۔"

وہ سنا ہے۔ "عمر اس کی آنکھوں میں دیکھا ہو! وہاں! "



"کیا جانتے ہو؟"

"بہت کچھ جانتا ہوں لیکن اگر تم خود ہی مجھے بتاؤ تو زیادہ اچھا ہو گا، ویسے تم نے یہ تو کبھی

لیا کہ میں کتنا دم دل آدمی ہوں۔ میں نے مجاہد کو چلی چلنے دیا۔ اور نہ۔۔۔"

"ہاں یہ میں نے دیکھا ہے اب بھی محسوس کر رہی ہوں کہ تم کوئی بڑے آدمی نہیں ہو سکتے"

"میں اطمینان کرنا چاہتی ہوں کہ تم سرکاری سرافرازی میں ہو۔"

"تھکان۔۔۔ یہ نہ پوچھا۔۔۔ میں جو کچھ تھکان کی اپنی زندگی سے ہاتھ دھو کر تھکان کی

لوگ بڑے چالاک ہیں انہیں ایک ایک ہل کی خبر ہوتی ہے کہ کون حرکت کیا کر رہی ہے

ایک نہیں ایسی ہی کئی لڑکیاں موت کا فکاہ ہوتی ہیں اور لب میں بھی سر چاہتی ہوں اور ان میں

سے ان لڑکی ہوں انکے ہر وقت محسوس ہے کہ وہ جیسے کروڑوں تک طاقت میں غرق ہو گئی ہوں"

"میں تمہیں اس طاقت سے بے حال کر سکا ہوں۔ جیتیں کرنا دے کئے ہی چالاک آدمی ہو کر

ہوں مجھ پر کچھ نہ پائیں گے؟"

"آں۔۔۔ ہاں"۔۔۔ چلا لے ایک غریب محفل لڑا مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے یہ مجھ

زندگی کی آخری رات ہو۔"

"مہرمان کی طرف غلطی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اور اس کے ہاتھوں پر ایک مسکرا

مسکراہٹ تھی۔۔۔ مہرمان کچھ نہ بولا اسے لب اس کا انتظار تھا کہ وہ خود ہی اصل موضوع پر آجائے

"کبھی میں بھی ایک انجی لڑکی تھی"۔۔۔ چلا نے غلطی سامنے لے کر کہا۔ "مہرمان

ہوں انہوں نے مجھے طاقت کا دھجہ پٹہ پر مجبور کر دیا میں ایک گرو اسکول میں کچھ

فلسفہ غریب گھرانے سے تھا تعلیم ختم کرنے کے بعد ملازمت کی فکر ہوئی وہی وہی

میری جان بچھٹ ایک ایسے گھرانے سے ہوئی جو بہت پر سوخ تھا اس نے مجھے ایک بڑے

حق اور ایک گرو اسکول میں ملازمت دلا دی میں اس کی شکر گزار تھی وہ مجھے سے

رہا۔۔۔ اس کے انسان کا پاد میر سے کام میں رہا تھا ایک دن اسی سروت میں اس کے

پر پڑا ہو گئی۔۔۔ پھر تو کتنا ہی آدمیوں نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا اور میں

مجھے کی طرح ان میں چکر پڑی رہی اس نے مجھ سے شادی کا وعدہ کیا تھا لیکن ایک دن

میں چہ آج تک۔۔۔ عجب ہے۔۔۔ اس دن سے اس کی عقل نہیں دکھائی دی۔۔۔ ہر حال اس

بہت ہونے کے وہ بولہ بولے پتھر لے ڈاک چھ تصویریں وصول ہوئیں ایہ میری اور اس

کی اپنی تصویریں تھیں جو میری زندگی پر پڑ کر سکتی تھیں۔ پہلے صرف تصویریں وصول

میں پھر ایک خط ملا کہ کسی گناہ آدمی کی طرف سے عجب کیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ

صرف ایک ہی تصویر مجھے ملازمت سے برطرف کر دینے کے لئے کافی ہو گی۔ میں بری طرح

پر تھی۔۔۔ میری ملازمت سے گھر والوں کو بڑا اہلکار ہو گیا تھا اور زندگی تو بڑی بہت خوشحالی میں

ہو رہی تھی۔۔۔ تیسرے دن ایک خط ملا اور مجھے یقین ہو گیا کہ خط لکھنے والا کوئی بلیک مسٹر

ہے۔۔۔ اس خط میں لکھا گیا کہ میں اس کے لئے ہر ہتھیاروں روپے ہتھیاروں روپے ہتھیاروں روپے

دن کی پٹائی تھی۔۔۔ جی۔۔۔ جی۔۔۔ میں سو روپے کو اپنے جال میں پھنسا کر روپے پھر آ کر دوں۔۔۔ وہ ایک

بلیک مسٹر۔۔۔ تھا۔۔۔ مجھے پچاس روپے ہتھیاروں کے لئے تھے۔۔۔ یہ میں نے قرض لئے تھے۔۔۔ کچھ دنوں

میں اس سے کام چھوڑ دیا۔۔۔ میری ہر قرض خواہوں کے ہاتھ پان کو اسے لار پھر مجھے جی جی اپنے

ان کی تہ کوئی چیز نہ تھی۔۔۔ اب تو میں بہت مشکل ہو گئی ہوں اب مجھے ہر ہتھیار پانچ سو روپے

دے دینے ہوتے ہیں۔۔۔ اسکول کی ملازمت ختم ہو کر ہوا ترک کر چکی ہوں۔۔۔ گھر والوں سے اب کوئی

کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔ وہ ایک طوائف سے کسی قسم کا تعلق رکھتی تھی نہیں سمجھتا۔"

"تو اب تمہیں کس بات کا ڈر ہے؟" مہرمان نے کہا۔ "اگر اب وہ بلیک مسٹر تمہیں بے

طاقت کر دے گا۔۔۔ اب مجھے نہ اس کا خوف ہے کہ ملازمت سے برطرف کر دی جائے گی اور نہ

وہ اگر گھر والوں کو مطمئن ہو جائے گا۔۔۔ پھر بھی میں ہر ہتھیار پانچ سو روپے پر مجبور ہوں۔"

"مہرمان! میں"۔۔۔ وہ اپنے بلاؤز کے شان بکولے لگی پھر مہرمان کی طرف پشت کر کے

بہت دیر تک بیٹھ رہی۔۔۔ یہ دیکھو۔"

"مہرمان! میں"۔۔۔ وہ اپنے بلاؤز کے شان بکولے لگی پھر مہرمان کی طرف پشت کر کے

بہت دیر تک بیٹھ رہی۔۔۔ یہ دیکھو۔"

"مہرمان! میں"۔۔۔ وہ اپنے بلاؤز کے شان بکولے لگی پھر مہرمان کی طرف پشت کر کے

بہت دیر تک بیٹھ رہی۔۔۔ یہ دیکھو۔"



جب جلدی جلدی چل رہی تھی اور جھوٹے تھے۔ مرنے والی لڑکھنوی

(۲)

جی ہاں تو وہ سب سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔ اور بیٹے ہی لیے ایک طویل ٹوکھنوی  
پھر اس نے سب سے پہلے سب کی کھنٹی کی تھی۔ اور اس نے بیٹے ہی کے لیے  
تک پہنچا کر ان کا پیور کیا۔

دوسرے ہی لمحے میں اسے اپنے ہاتھ پر ہیرا، پیکس ٹو کی جھانک ہوئی تھی۔  
جھانک کر وہ بولا۔

"اولیٰ سب نے پہاڑ میں پہنچ کر آدی سوچا تھا۔ اپنے غم کو سب کو سب  
وہاں اور پہنچ جائے۔ بات دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے، انہیں صرف یہ معلوم ہے۔  
وگ کون ہیں؟ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ قدرت کے اندر داخل ہوئے کی کو شش"۔

"بہت بھلا"۔  
دوسری طرف سے سب متعلق ہو گیا۔ جو پہاڑ توڑ لے نکلے اس سے سب  
ارکان کے ساتھ ساتھ دیکھ لے۔ انہیں اس کے اندر کر دینے۔ انہیں توئی وینک  
پتلا ہے اس سے، یہ سب کے دیکھار میں نوے گوب دیکھنے لگی اسے وہاں پہنچا  
سے شش پہنچا تھا۔ وہ سب پہنچا ہی تھی۔ اس سے پہنچا ہی تھی۔ اس سے  
کہ انہیں تو جیسے دین سب آدی اس کی کھنٹ کا دیکھ لے۔ اس کی کھنٹ کا دیکھ لے۔ اس سے  
انہوں میں سب سے پہلے وہاں پہنچا تھا۔

وہاں سے تھوڑے ہی لمحے میں اس سے متعلق ہوئی رہی۔ وہاں پہنچا تھا۔  
وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔  
وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔

جی ہاں تو وہ سب سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔ اور بیٹے ہی لیے ایک طویل ٹوکھنوی  
تو وہ سے کوئی پوچھا نہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔  
تو یہی بات چلی ہوئی۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔

جی ہاں تو وہ سب سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔ اور بیٹے ہی لیے ایک طویل ٹوکھنوی  
تو وہ سے کوئی پوچھا نہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔  
تو یہی بات چلی ہوئی۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔

تو وہ سے کوئی پوچھا نہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔  
تو یہی بات چلی ہوئی۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔

تو وہ سے کوئی پوچھا نہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔  
تو یہی بات چلی ہوئی۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔

تو وہ سے کوئی پوچھا نہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔  
تو یہی بات چلی ہوئی۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔

تو وہ سے کوئی پوچھا نہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔  
تو یہی بات چلی ہوئی۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔

تو وہ سے کوئی پوچھا نہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔  
تو یہی بات چلی ہوئی۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔ وہاں سے پہنچا تھا۔

"حسرت نہ کرنا اپنی جگہ ہے" کسی نے کہتا ہے کہ لیکن وہ اس کی آواز ملنے لگی  
گئی یہ کیلین مار تھا

"میں ہوں" جو اپنے جواب دیا

"تو ہوں" اس کے شانے چھوڑ دیئے گئے

"کیا رہا" جواب دے پوچھا

"نکل گیا وہ چارے اور میرے کی وجہ سے ہم میں کی جھگڑا بھی نہیں دیکھ سکے"

"تب میرا کیا نام ہے" جواب دے جھپٹا کر کہا

"کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ بات نہ ہو جاتی ہے صرف یہ دیکھ سکتے کہ وہ کون ہیں"

"کیا تھا" لیکن آخر نہیں دیکھ سکے

"تم تو بعض اوقات حکمت ہی چلے گئی ہو" کیلین مار بھی جھپٹا کر کہا

جواب دے جواب میں کہہ نہیں سکے اسے میں غور ہو کر خطر کی بھی دہائی تھی

"آگ کون ہے" غور سے کہا تھا شاید جواب کی آواز سن چکا تھا

جواب دے فاسوش دی گئی اور اسے کہا "میرا حیل ہے کہ ایک نواہر سرجہ دے" کیوں علم

جیل ہے سے دیکھ کر اسے جھپٹ کر ڈیڑھ چل گیا

"نہ سے میں تو چھوڑی حسرت ہوں" جواب دے بٹے بٹے جگہ میں کہا "تم وہ"

برآمد سے ہی میں قدم رکھ کر دیکھو

"مگر اب نہیں کیا کرنا چاہتا" جھپٹ کر دے پوچھا

"سنا کر کے" جواب دے "وہ تو نکل ہی گئے" کیا نام میں سے کوئی ان کا خلاف بھی نہیں

رہ سکا تھا

"ہم نے نہیں کیا کہ سے علیحدہ کر دیا تھا لیکن پھر وہ نہیں وہ کہیں صاحب ہو گئے"

"کسی چاہی چل کے محرم رہے ہوں گے" جواب دے طوریہ انداز میں کہا "میں بہتر

لاؤ وہ ہانگے لیا اندر میں جلد دکان میں رکھا اور صاحب"

"بات نہیں ہے" جھپٹ کر لے لی تھی کہ تم خود کو چلے گیا جھپٹ کر

نہیں نہیں معلوم کہ یہاں سے دینا فروغ کے واسطے پر ایک بیٹھا ہوا ہے اپنے شاہ

پہلیں حرم میں دوسرے کے گھر سے تھے وہ چاروں تھکی غور پر ان میں لڑ گئے ہوں گے"

"نہ کر گئے کیا" جواب دے تو اس نے کہا "مجھے جو حکم تھا تم تک پہنچا دیا اس کے

دے کاہر قسم ہو جاتا ہے"

"کیا بدلت میں داخل ہوئے کے لئے نہیں کہا تھا" غور سے پوچھا

"نہیں اب تم لوگ جو کچھ بھی کرو گے اپنی ذمہ داری پر" جواب دے کہا اور چھانک سے

لی گئی

(۳)

اس نے شکار کی طرف دیکھ کر جیسے نہیں سے گریہ کے لئے بکے کٹھن سے دی

کی اس کے حلق سے ایسا معلوم ہوا تھا جیسے وہ اپنے ہی مکان کے کسی کمرے میں بیٹھی ہو

اس شخص نے اندھا دیکھ کھل کھلا کر کہیں سے اس سے کہا "صومال کمرے میں"

"میرا وقت بد کر رہے ہو" شکار دہائی سے ہوا

"کیوں"

"تم نے اس سے روک نہیں لئے اس میں جو دریا بہا تھا ہوتا"

"مگر تمہارے خیالات کی قدر کرتا ہوں لیکن تمہارے مرنے سے کسی کا کوئی فائدہ

نہ ہو گا تو تم نے من لوگوں کے متعلق بہت کچھ بتا دیا ہے تمہاری زندگی تک وقتم کو

بلا کر پہنچا رہی ہے"

"مجھے تک وقت سے بھی کوئی فتنہ نہیں ہے مجھے کہہ دے ہی تک وقتم میں میرا جہم بکھا

ہو گا"

اس نے ایک طرف اشارہ کر دیا کہ حواس میں ہو گیا تو زور دیکھ کر سوچتا ہوا پھر ہوا

"میرا بدلت تو اسے کہ میں کروں گی اس سے وعدہ کیا تھا"

"وہ دوسری صورت تھی" اب بات نہیں ہو جا رہی ہے پہلے یہ خیال تھا کہ میں تم

سے ملتا ہوں بھرتوں کی فلم سرور اپنے ہوں گی"

"میں نہیں چاہتا بھرتوں کی رقص سے ملتا ہوں لیکن جہنم میں سے کہہ پر عمل کرنا پڑے گا"

"کیا چھوڑو" شکار جھپٹا کر "میرا قصور یہ ہے" جگہ میں پوچھا "یا تم یہاں

۵۔ شراب پینے سے روکنا۔

”یہاں شرب کا نام لینا کبھی درست ہے“

۳۳۱ "تمہارا کیا کام ہے"

2000

”خجری مسموم ہوتے ہو کوئی بخود آدی شراب کے حصول کی کشت مات نہیں کرتا۔  
 اگر تم میرے لئے شراب پیدا کر لو تو میں رات بھی گزار دوں گی۔“

۱۵! ذکر تم میرے لئے شربِ میاں / لکھو تو میں رات سہیں گزیر دوں گی۔

”میرے لیے عمارتیں نہیں بنیں گی“

”تب لم یجئ یوں رو بہ بھی نہیں آئے؟“

”ایکھا تو چلی جلا“ عمر بن دہلوی نے کہا۔

”ان کو اور اوراد و احادیث نہیں سکھائے گئے تھے۔“ یہی سب کچھ مل گیا۔  
معلوم ہوا تھا کہ یہ آوارہ کسی شہین سے مل گیا۔

معلوم ہے۔ تاہم یہ آوارہ کسی شہین سے نقل ہو۔

عمران چو۔ یہ لاؤ دھو کرے میں نہیں، راجھا ایک ہر وہ ایک دروہے کے قہر میں  
 اسے قبول نہ کرے کل تیار دروازہ چرند ہو گیا اس کے حکم پر کر چری قلعہ کا  
 پھر ہر دہرے میں کل آید کچھ سہاڑ چری غور بھیجوں کی جہاں جہاں۔  
 ملازم کوئی آواز نہیں ملتا، رہے حق

ملا کر کوئی آواز نہیں ملتا ہے۔ یہی تھی!

۱۰ تقریباً ۱۱۰ مسد تک وہاں کڑ ۱۹۹ کے بزرگ لڑتے کے حتمی سے ن طرف  
خدا تھوڑی دیر یہاں بھی ٹھہر کر ۱۰۰ دہرہ ۱۰۰ صد رواج سے پختہ کیا۔

خدا تھوڑی دیر یہاں بھی ٹھہر کر (۱) دیکھو، (۲) محسوس کرو اور (۳) پہنچو۔

تھیں لیکن بھی کسی رچی وری کی کامیابی کا احساس نہیں ہوا تھا۔ اس نے ملوث ہونے

نکمرے کا دروازہ کھولا لیکن وہ سرے ہی خود میں بری طرح ہلکا

نقص : وہ وہاں سے نکل کر نیرن طرف پہنچنے سے پہلے پر کیا مگر وہاں تو یہ نہ تھا۔  
 دیکھیں بھی نہیں تھیں! اس لئے اہل ملک بالکل ارباب "جنگلی تھی!"

وہ کہیں بھی نہیں تھیں؟ سامنے والی سڑک بالکل تاریک ہے، جی ٹی

۱۰ شامیت ۱۰۰۰ جیسے ۱۰۰۰ / ۱۰۰۰

(7)

دوسرے صبح صبح دیر سے اٹھا، صوبہ چل گیا، تکی ہو اس کے قریب پہلو ہوں رہے  
خواب کا نور بلیاں کن دن سے غیر حاضر تھا، چلتا چڑے ای پڑے اس سے ہاتھ ہر

خدا کا نور ہمیں ہمیں دن سے غیر حاضر تھا۔ چلتے چلتے ایک پہاڑ کے پاس پہنچے۔

تو کہہ کر وہ سب سے پہلے اسی کی طرف نظر کیا۔ وہ ایک بھاری اور بڑی سی عورت تھی۔ اس کے ہاتھوں پر ایک بھاری سی کڑی تھی۔ اس کے ہاتھوں پر ایک بھاری سی کڑی تھی۔ اس کے ہاتھوں پر ایک بھاری سی کڑی تھی۔

نہ صرف یہ مرد ست نعلی کی بھی: ایک بھلی لڑکی: ظلیاں وہی نعلی تو یہ کہ اس نے

یہ ہے یہ ایک بات کہیں پوچھیں گی! ظاہر ہے کہ محرمِ حود لوہیں منظر میں رکھ کر بڑی لیسہ ہے۔ تھے وہ ان سے کسی ایسی فلسفی کا اور خطاب ممکن نہیں تھا۔ جس سے ان کی گردن

نہیں ہے۔ تھے یہ وہاں سے کسی ایسی منسلکی کا اثر تھا کہ ممکن نہیں تھا کہ اس سے ان کی گردن  
بچ جائے۔ آخر کامیاب رہے انہیں کی دریاغ سے فیضان کے حصول کا کام، یہ ہو گیا: اس سے

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی یاد رکھی کہ میں نے اس کی بات سن کر بہت ہی غصہ کیا تھا۔

میں نے اس کا مشاہدہ اس طرح کیا تھا کہ شیلہ اس سے واقف ہو گئی تھی، ویسے وہ بھی سمجھتا تھا کہ

نیا اس سے ناظم ہے، آپ اس کے ہاتھ میں صرف دو پکڑ توڑ گئے تھے، ایک تو بے دست کیس

پھر ان سے معلوم ہے کہ آپ اس کے ہاتھ میں صرف دو کھارڈ تھ گئے تھے۔ ایک تو پاس میں

ہرگز نہیں اس کا پتہ ہے معلوم تھا۔ مگر یہ پاسٹ میں نہیں تھا۔

ہر حال میں اس سے ہی وہ سے فیکٹس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۱ کے

یہ سب باتیں سن کر وہ بے حد غصہ ہو گیا اور اس نے کہا کہ میں نے تم کو یہ سب باتیں سن کر بہت برا لگا ہے۔

وہ کہ آخر چکروں میں جس کی وجہ سے وہ ایک میں تھی؟ وہ وہاں اور نکالتا تھا۔

وہابیہ کا طریقہ اور اس میں حاکم اور اس میں علم غلط ہو سکتی ہے اور یہیں اچھلی جان نہیں اور شکات کا

مردوں سے بڑھا ملکا کا کہ مرد حق پر کسی ٹھونڈے اندھیر کن چھٹی کی تصویر ہوتی تھی !

میں نے یہاں تک سنا کہ وہ دل پر پی ہوئی اور پھر اس کی تصویر بنائی گئی۔

یہ سب باتیں کہیں کی کہیں ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے بارے میں  
 کوئی بات نہیں کہیں کی کہیں ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے بارے میں

[illegible]

کما ہے ایک چلن نکالو، ہمارے "کمر ٹکڑا دے" کے وقت فی طرف دو لڑے ہو گیا!

۱۔ ہادی شاہ اور تھاغریہ اویسہ درجن آدمی مختلف قسم کے کاموں میں مشغول تھے

ترے تھے؟

"فرہیہ، سب سے عربوں کو روکا"

"میں ایڈمرل صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔" عربوں نے جواب دیا

"کیا کام ہے؟"

"میرے بھی کچھ کام ہیں۔ یہاں رہی ہو گئی ہو؟"

"میں کس کام؟" اس نے چنگنی

"تو کام اس سے جا کر بہت بڑا ہے۔ ایک بہت بڑا مسئلہ حل کرنا چاہتا ہے۔"

"بس؟" وہ آدمی اس کی حالت کو دیکھ کر کھل کھل کر ہنس رہا تھا۔ اسے بچے سے پوچھ

دیکھا کہ وہ "میں کیا کروں؟"

"ابن دم؟"

وہ ہنسا ہوا۔ ایڈمرل کے کمرے کی طرف چلا گیا۔ عربوں کی علیحدگی میں اسے اور بھی دور

نہیں آؤ۔ قریب توڑی ہوئی جگہ اس نے اس کی طرف اشارہ کیا۔

عربوں کو ان کے کمرے کے دروازے پر آؤ۔ جتنی باتیں اور انداز چاہیے تھے۔ وہاں دوں اور

بہرہ پر رکھے۔ قرآن اور عربوں سے دور اسے ہی عربوں کو رہا تھا

"تشریف رکھیے۔" وہ عربی

یہ ایک مبارکباد تھی۔ صحت مند آدمی تھا۔ عربوں کو اس کے دروازے پر ہی ہوئی

"آپ بھی نہیں ہیں؟" اس سے عربوں کو کہہ کر وہ نظر سے دیکھنے لگا۔ اسے پوچھا

"میں بالکل اچھا ہوں۔ کوئی وجہ ہے؟"

"یہاں کوئی بیماری ہے؟" اس نے دیکھتے ہی دیکھتے ہم کے ساتھ اس کے لئے چلا آیا۔ اس نے دیکھتے ہی دیکھتے

یہاں بھی دیکھا۔ اس کا کہنا ہے۔

عربوں نے کہا

"آپ کیوں آئے ہیں؟"

"میں ایک کھلی بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"مگر آپ وہاں پہنچنا چاہتے ہیں۔ یہاں پہنچنا چاہتے ہیں۔ یہاں پہنچنا چاہتے ہیں۔"

میں نے دیکھا تھا ہے؟"

"یہ تو آپ وہاں پہنچنا چاہتے ہیں۔"

"یہ تو صرف یہ کہہ کر کہہ دیتے ہیں۔" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"میں آپ نہیں جانتا۔ یہاں رہی ہو گئی ہو؟"

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

"یہاں رہی ہو گئی ہو؟" اس نے کہا۔ اس نے کہا۔

وقت تو پوچھتے تھے وہ اس سے کیا ہو گا۔ کہیں یہ بہت پریشان ہو گا۔

"چچا اچھا میں پوچھ رہا ہوں" دیکھتے دیکھتے "میں نے اپنے ساتھ آپ جیسے سے نکل کر ایک تہا کو فروشی ہو گا۔ یہاں سے میرے کپڑے تہا کو فروغ کر دے گی یہی طرف میں ہوں۔"

"میں سے کی طرف" ایڈیٹر نے اسے انھیں پتہ کر دیا۔  
"میں نے سے کی طرف" اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"میں نے اس کی طرف" اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

میں نے دیکھ کر اس کا دل کھینچ لیا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔  
"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ" ایڈیٹر نے اسے اس سے ملنے والی ہیں۔





پس ہمیں یا تو اسی طرح بولنا جیسے کوئی استاد بچے شاگردوں سے حکم دے گا

فہم بل لایہ اور عمر بن نے اس کی قیادت کی پھر تینوں کی طرف ایک جہت سے  
مکر بہت اچھا ہوا، ڈھکھا گیا۔

[illegible]

بھوسہ کی بھی نہیں تھا۔ فی الوقت وہ خود بھی اس بھوسہ کو نہیں کھا۔  
 کبھی بھی اس کے ساتھ ایسا بھی نہ تھا کہ وہ چند سے بھوسہ کھا کر سیریل طرف چل پڑا۔

ابھی سے پچاس برس پہلے ۱۸۶۵ء کے حلقہ کل سطوات تک حاصل ہوا  
فصل ۱۱ سے پیش تھا کہ ۱۱ کوئی کچھ نہیں ہوتا مگر اس کے حلقہ سے یہ

جس کے سر پر شاہی موتی سوار تھے، اس کے پاس سے عہدہ چاہی گیا۔  
 سلطان نے فرمایا: "میرا دل چاہتا ہے کہ اس طرح کوپا ہو، تاکہ میرے پاس ہی رہا کرے۔" وہ نے عرض کیا:  
 "جی ہاں، میں اس کے ساتھ رہوں گا۔" سلطان نے فرمایا: "اگر وہ تم سے ملے گا، تو اسے قتل کر دو۔"

ایک دوسرے سے گرا رہے تھے۔ مریں کو اس جیلر کا اس کا بھی شک تھا۔ وہ شہر سے  
 شہر گزرتا رہتا۔ ۲۵ اپریل ۱۹۷۱ء کو اس جیلر کو کہے کہ میرا بھائی ہے۔ میرا  
 کینٹن خاص ہے اس کو کسی کے حلقے کی ضرورت بھی معلوم کر لی چاہت ہے۔ اس کو

بعد پہلے شجاع حامی پان تہی تھی۔ دو ایف پبلک کال بورڈ میں جس میں ریاضی سے تعلق ہے۔

اس کی موجودگی ممکن تھی۔ عمران کا کہنا ہے کہ ہر چیز کی اپنی اپنی جگہ میں ہے۔  
 کہ سے تفتیش کا آغاز کہاں سے کیا جائے اسے فیصلہ دینی محروم ہے کہیں اس کا جواب  
 دینی کی طرف سے نہیں کر سکتی تھی؟

میراں پر چلے نکلا۔ ماہنامہ "کرچر" کے "فٹنری" میں لکھا ہے کہ:

یہ تھا کہ اُس پوسٹ میں عمر وہیں کا تھا تو اسے کچھ۔ کچھ اہمیت ضرور دی جاسکتی ہے۔  
یہ ایک بار پھر اس ترجمے کا ذکر کرتے ہیں اس نے سوچا ساتھ میں اسے یہ بات بھی یاد

میں نے کہا: "میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی ہے۔" اس نے کہا: "میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی ہے۔"

ہم چاہتے ہیں کہ کل میں حرمیہ دراصل وہ ایک ٹکسی چاہتا تھا اور کل ٹکسی اسے دوسری

شکس نے اسے ریوڑہ اتھار بھی بھیجی کہ پتہ پڑھو یہ درویش وہ مظلوم کے آپ کا ہے

جس کو کسی دور پہنچے۔ بعد ازاں تیسری رکاوٹ بنی چڑی کیونکہ ایک دوکان میں اسے وہی  
خود تھیں مگر جس نے ہاتھ لگے، اختر علی نے گرا دیا۔ قاضی نے یوں جلدی میں تیسری راہ پر  
لوہے کی جگہ فرمایا اور اگلے روز۔

مذکورہ کتاب کا تھیں سے صاحبی دوکان میں چلا گیا یہ ایک جڑی سطور تھا اہل قری سے  
 سے اور شہر سے لے کر پورے ہندوستان تک پہنچا "آپ کی چاہے کھڑی

میں نے اس طرح کی اس کی آنکھوں سے حیرت مہلک دیکھی تھی اس سے وہ کمال  
 سے بے ہوش ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو گیا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ  
 کچھ دیر بعد

یاد رہے کہ اس کے معنی و تصور سے بے گہرا  
تعمق و پختہ کاری ہے

۱۰۰۰ روپے میں ۱۰۰ روپے کے ۱۰۰ ٹکٹوں کی طرح

بہارِ شمس ۶۹

نکستہ ہزار شمس: یہ شمس اتنا کھڑی بھی نہیں تھی کہ عاقم حانی کو نعلی بھوس کی طرح

"پھر" لڑکی نے سوچا۔ "مجھے لگے اس کی آنکھوں میں ایک خوشخوئی چمک رہی تھی۔  
"میں دراصل تم تک پہنچنا چاہتا تھا۔" عرض کرنے پر اس کا شرابیہ لہجہ میں کہہ  
"کیوں؟"

"پتہ نہیں چل رہا تھا۔" عرض کیا۔ "تمہیں دیکھ رہا تھا۔"

"شک ہے۔" کیا ثابت آتی ہے؟

"مجھے بھی موقع تھی۔" عرض کرنے والی نے غصہ کی سانس لے کر کہا۔ "معلوم انداز میں رہا۔" اس کا  
پھر یہ کہ "تم اس بیکار بڑے کو کتنے سے رہا۔" قائل تھی۔

"موت میں ہو یا سبکدوش ہو، تمہاری موت ہی ہے۔"

"میں ہم میں تو موت پہنچی ہے۔" عرض کیا۔ "موت تو تم تک رہ کر رہی ہے۔"

"میں یہاں اس تک بھی نہیں رہا۔" عرض کیا۔ "موت تو تم تک رہ کر رہی ہے۔"

"موت۔" اس نے کہا۔ "میں یہ کہتا ہوں کہ تمہارے لیے موت تو تم تک رہ کر رہی ہے۔"

"تمہیں شادی کے بعد ہی معلوم ہو گا کہ میں کیا آ رہی ہوں۔"

"تمہارا دل تو اب تو تمہارے لیے ہے۔" عرض کیا۔ "تمہارے لیے تو تمہارے لیے ہے۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"موت کی کوئی چیز نہیں ہے۔" لڑکی نے کہا۔ "موت تو تم تک رہ کر رہی ہے۔"

"کی ضرورت ہے؟" لڑکی نے کہا۔ "موت تو تم تک رہ کر رہی ہے۔"

"میں نہیں ہوں۔" لڑکی نے کہا۔ "موت تو تم تک رہ کر رہی ہے۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"میں کل سرور میں تھا۔" لڑکی نے کہا۔ "میں کل سرور میں تھا۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

"نہیں۔" لڑکی نے کہا۔ "میں نہیں آ رہی ہوں۔"

لڑی یک لخت دوسری طرف سزا پہل پڑی۔ عمران نے بھی وہی حرکت کی۔ وہ چھوڑ  
ست میں سڑھا۔ پھر چلتے چلتے دونوں نے ایک ساتھ حرکت کیا۔ دوسری طرف دیکھا  
پھر ملے۔

عمران نے یہ حرکت اچھا سمجھا۔ لیکن حقیقت اس کی تہ میں بہت کچھ تھا۔  
کی بجائے اگر وہ کوئی لڑائی جیتی تو عمران کی اس حرکت پر ہرگز راضی نہ ہو  
سکتا تھا۔ مگر یہی غلطی اس کا سبب بن گئی تھی۔ وہ جیسے جیسے شکل سے ضبط کر رہا تھا  
اس سے ایک ہی نتیجہ نکلا کہ اس کا ہاتھ سرور موٹ جیسا ہی لگے وہ اپنی تھکن سے  
بے اس وقت اس کا ہی قسم کا ادا ہو بھی پائے۔ لیکن وہ پائے نہ ہو سکا۔  
آگے سے لڑائی سے بچ کر وہ اس کا خمیر بھی اسی طرح کا نکلا ہے۔

### (۵)

تبدلت مردوں کے انصاف پر جو ہے وہی مائش میں پکارتے پکارتے تھے۔ ایک  
بانی ایک لڑکی کی تلاش تھی جس کا عید میں نوے بیٹا تھا۔ لیکن انکس یہ کس سطرہ  
کس خواہش لڑکی کی تلاش میں کیوں ہے؟

جو ہا پکڑا اگر وہ سدرجنت ہائے مل رہے تھے اسد جنت ہائے مل رہے۔ صبر نہ ہو  
قد اس کی چڑھی ہوئی مری ہو گئی تھی۔ سب بکھریں تھیں۔ لوگ اس کی صورت کی  
کر رہے تھے۔ مگر وہ اس وقت تک کام نہ کر سکتا تھا۔ وہ بکھریں تھیں۔ وہ  
کھنگڑے دریاں بہا رہا تھا۔ رخصت ہو گیا۔ جو اس سے کچھ چڑی ہو گئی تھی۔ بکھریں تھیں۔  
مل تو بشت راضی نہ تھا۔ وہ اپنے آراء نہ سمجھا رہی تھی۔ وہ ہاتھ نہ دیا۔ وہ چور نہ  
میں وہ کام نہ کر سکتا تھا۔ لیکن وہ خود سرور تھا۔ وہ اسے اپنے دے ہوئے۔ وہ پکارتا  
شروع ہو گیا تھا۔ سدرجنت ہائے مل کی بکھریں تھیں۔ وہ اس کے اٹھنے کی ترغیب  
تک نہ دے رہی تھی۔ مگر وہ اپنے چپ چاپ ہاتھ نہ دے رہی تھی۔ وہ اپنے چپ چاپ  
شراب میں تھی۔ بکھریں تھیں۔ وہ اس کے ہاتھ نہ دے رہی تھی۔ وہ اپنے چپ چاپ  
جوت سے ہر حال میں اطلاع نہ دے رہی تھی۔ وہ اپنے چپ چاپ ہاتھ نہ دے رہی تھی۔  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"

"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"

اپنا وہ چپ چاپ رہے۔ وہ اپنے چپ چاپ رہے۔ وہ اپنے چپ چاپ رہے۔ وہ اپنے چپ چاپ رہے۔  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"

"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"

"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"

"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"  
"یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ" "یہ لڑی شیاہ"



اداکار کی چند کمیاں تھیں۔ ساتھ ہی اس کی فکر بھی چاروں طرف بکھینچی ہوئی تھی۔ قریب  
ایک اور جنس خوش پوش عورتوں کے ملے اور بے تھے اپنا دل اس کی طرف ایک توبی پر کھینچ رہا  
تھا۔ اس نے لگا کہ "وہ بھی ایسی ہی تھی جس پر انہیں بھلا دھوکا کھانے لگا تھا۔ یہ قریب فریب  
کے ہی جیسے۔ انہیں نہ کہ کبھی تھی کسی دیکھ کر کی جیسی تھی۔ اس نے اپنے اس حسن و عیار  
تھی اور یہ وہ قدر چہرہ انشاد پر مبنی تھی۔ انھیں اس میں دوپٹے ہوئی کی اس پر مبنی  
یہ نہ کہ اس کی شکل۔ یہ وہ قدر تھی جو اس کے لیے تھی۔

۱۰ حیات میں کھوئے گھوڑی رہی یہ یاد رکھنا کہ اول چاہتا تھا کہ وہ جیسے "مردانہ" ہو  
 تو اسے جس سے سوال کر چیتے۔ اس سے پوچھتے کہ کیا وہ اس کا پرہیز کرے  
 پھر وہ اس وقت پہنچی کہ وہ اس سے ملے۔ ان سے پہلے کتاب "دوستی" لکھی تھی جس سے  
 رہا تھا۔ جو اس سے ملنے لگا تھا وہ اس سے ملنے لگا تھا۔ اس سے ملنے لگا تھا۔ اس سے  
 اس نے تمہارے ہی سے کہہ "ارے مٹے گا۔"

جس کا نام نہیں دیا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصل ایک عجمی قوم تھی۔  
 وہی "مقانی" تھے۔ اور یہ قومیں اسی قوم کے گھرانے میں تھیں۔  
 "مقانی" کے نام سے یہ قومیں بھی پکارے جاتے تھیں۔  
 "مقانی" کے نام سے یہ قومیں بھی پکارے جاتے تھیں۔

[illegible]

اور اپنے ایک خوب چمڑی سے بنی "تھک جاتے" کے خوش خوش روایت میں پڑھنا  
"پاکستان بہت شکر ہے"

”پتہ قی کو کب لے کر محمدی کی وجہ سے غصہ سے سر پٹھی سے گئے ہیں“ اس سے جواب دینے پر اس نے وقتاً در وقتاً یہ سیدھا بھٹکس بھٹکس بدتمیزہ بچاؤں دودھ پر چھانکے ہوئے ہوئے اس نے چپچپے ہو گئے۔

”جی آپ کی سر مٹی ایسے ٹھنڈی محسوس رہا ہوں کہ اس کے دھڑے ماسچی بھی اس چیز پر رور تھے۔ لیکن مسئلہ حاشیوں کے ساتھ ہے کہ حاشیہ کے باہر تو ہے مگر چارہ ہے۔“

”یہ کتے؟“ جو کتا ہے چارہ آپ یا یہ کتے۔“

”وہ نہیں دیکھا ہے گا۔ ان کم بختوں سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ پہلے یہ میری گولی کے کہنے تھے۔ اب کہیں بھی پہچان کرے گے ہیں۔ آپ شاید اعلاوی ہیں۔“

”نہیں۔ میں نہیں۔“

”ابوہادیؑ آپ میں تھی شریعت ہے، ملامتیں اور سوکھیں لڑکیاں، ہادیؑ کی لڑکیوں کی  
 اور نرنگی ہوتی ہیں، دیکھئے! آپ اسی شرقی لباس میں قریب قریب شرقی و ملامت ہوتی  
 ہے، ایسے میں صرف آپ کے لیے ہی ہے آپ کو غیر غی سمجھا تھا، اچھا چلے۔ میں آپ کو  
 صاف دیکھ رہی ہوں۔“

”نیک! آپ اتنی خوب ہوئی۔“

”اس کی قبر۔ بچے اور آپ کو نکالت ہوئی کہ یہ دھبی دیں میں آپ کے ساتھ  
 رسول کی لٹی تھی“

”میں نے اس میں بھی رہے آئی تھے ہیں اور آپ کی طرح شریف بھی؟“  
 ”ہاں بچے رہے تھا کہ غافل کے غماض سے نکل آئے۔ پھر بھی آنے جانے والوں کی  
 کی یہ موجود تھی اور اس کا سلسلہ کھات تک تھا۔“

ان کی ہے اور یہی ہے کہ "جی ہاں اور نہیں چار" کی جو کچھ کے ساتھ پر غور ہے۔



(۷)

دوسری شاہ کمری اسی لڑکے کے مکان کے سامنے موجود تھا جس سے ہاتھ نہ کھینچ کر لے کے قریب طاقت بولی گھبراہٹ میں سے یہ منظور سے لے کر کوشش کی تھی کہ وہ کوئی موجد پیدا نہیں کیا۔ شاہ کمری نے وہاں نہیں جانی تھی اگر وہاں سے وہاں سے لے کر حلقہ جیری منظور وایم رتیں وہاں سے جاتی تھی۔ چاروں سے لے کر شامی نہیں تھی کئی کوئی اس سے بٹے کے لئے نہیں تھا۔ راجہ گھری پگھڑی کے پڑوسوں کا خیال تھا کہ وہ بہت ضرور ہے۔ کسی سے آج تک اسے لڑکے لپاس میں نہیں لے کر سردار میں چلے اور چلا وہاں ایک جیاتی اور گریس میں لکھیں اور پھر چلے گئے بھی رتہ تراش نہ لکھ ہوئی تھیں۔

ایک چوبیس کے مکان کی طرف آتی۔ کھائی دیہاتوں کے آگے چل کر اس کا انتظار کیا۔ لیکن وہ عرصہ کو دیکھتے ہی کچھ گھری گئی۔

”بائیں“ ”عرصہ دے۔“ ”چاہے وہاں گھری چلے۔“

”یہاں نہیں چلے۔“ ”لائی ہے اور کو سہل۔“ ”بڑے ہے کہ چپ چپ چلے۔“ ”بہت چلے۔“ ”کون بہت کچھ دیکھا نہیں۔“ لیکن اب نہیں پتہ پڑے گا۔ تم شاہ کمری کو دیکھتی ہو۔“ ”جیسے ہیں۔“ ”اے گا۔“ ”یہ کچھ رت ایک منٹ کے لئے بھی نہیں سوجھا۔“ ”رہے ہیں تھوڑی چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“

”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“

”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“

(۸)

”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“

”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“

”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“

”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“

”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“ ”یہ کچھ کمری چلے۔“

”پہلے دوسری طرف سے آؤ۔“ تجزیہ اپنے حوالوں کے تحت کو حوصلہ پہنچاتا ہے۔  
 ”کوہ“ آپ کا دہرہ نہ کہ ”جنت“ کی طرف لگایا گیا ہے کہ آؤ اور دیکھیں شو کی شہنشاہ  
 ”دہرہ“ دوسری طرف سے آؤ، حق تمہارے لئے ایک کام ہے۔“  
 ”فرما ہے حساب“

”ماہنامہ کمر بنگلہ“ کے دعو میں یہ فرق کام کرتی ہے کہ اس دعوہ ضروری ہے کہ  
کے گیدہوں پر قیادت میں رہی ہے اس کے تحقیق سطحت فراہم کرتی ہیں۔ لیکن وہ گیدہ  
طبیعی معنی ہے اس کے تحقیق میں وہ گیدہ کی روپا دہن تھے جو دور چاہتا تھا۔ لیکن  
نے یہ بھی بتا دیا کہ اس طرح کے فراہم شدہ کہ وصول کرنا بھی اسی کے دعوہ سے الگ ہے اور  
اس کا یہ بار بار دہرا دہرا ہے کہ اس کا وصول کرتی ہے جو سب کچھ ضروری ہے اور یہ ہے کہ  
وہ کھانے کے بار بار دہرا دہرا ہے کہ اس کا وصول کرنے کے بارے میں کئی رقم جمع رہی ہے۔  
”جو سب کچھ ضروری ہے اس کا وصول کرنے کے بارے میں کئی رقم جمع رہی ہے۔“

- چھتری بھی، چھل بھی استعمال کر رہا کرو۔"

"میں نہیں سمجھا جب تک کہ خطری پر، کھڑا تھا۔"

”اب سے کہیں جبر کے ساتھ افس کا۔“  
 ”اب سے افس کا ہوتا ہے۔“

”جی ہاں جی ہاں جس گھتہوں“

”خیر، تو لے کر آج ہی آجی کرنا ہے؟“

۴۰ پیوست بکتر حنا

میں نے جو جو باتیں بھی جا رہا تھا

(9)

مہاراجہ شاہد ایک غریب کھدہ تھا۔ اس کے بچے کھدے پر اس سے کہتے تھے:

ہیں یہ گھٹا ہوا چونکہ اسے غٹ کھ + ٹک ہے  
اس لیے اس کے آگے لکھا گیا ہے "یہ گھٹ کھٹ" یہ غٹ کھٹ  
یہ غٹ کھٹ

یہ بحث کا شمار طرح طرحوں کی تخلیق برائے خدا "قادر" قیامت" ہے۔ پھر سے  
جس بات کی کمی میں نہیں آئے تھے۔ ویسے وہ کچھ دوسرے شواہد کو درج سے  
نہ نہ بالکل ہی کہہ سکتا۔ اسے بلکہ کہہ سکتا

جب بھی مجھ کی شہسٹ میں شعروہ شاعری کی بات چلنے لگتی تھی تو میری طرف سے جواب دہی ہوتی تھی کہ میں نے کبھی شعروہ شاعری کی بات نہیں کی تھی۔

مذہب و شیعہ فتنی آزادی قلم تعلیم کی دینی ہی تھی۔ لیکن اسی کے باوجود اسے محنت و

۲۔ شعور پر غالب ہیں مسافروں کے شعور سے کچھ نہ جانتے تھے! یہی ایک موقع

[illegible]

اسی وجہ سے کہا کہ اب خود بھی تہجیوں میں شریک ہو چاہئے امتیازوں میں رہنے سے

[illegible]

میں نے کہا کہ میں اس کی طرف سے کسی بھی چیز کے لئے نہیں ہوں۔

تاریخ: ۱۳۹۷/۰۵/۰۵

یہ ہے کہ میں بھی مانتی تھیں کہ ہوں ہی تھیں مگر "وہ" کی طرف سے اچھل پڑا جسے سے ی

میں نے اسے سچے سچے چمک دیا کیا ہو۔ وہ جلتا تھا۔ خون یہ تو جو مایا کا گیا میں ٹوٹا گیا  
 - راجیو سے سب۔ اللہ

دوسری طرف سے ان کیس ٹوٹی "آواز آئی" "عزل ہو رہی ہے۔"



"میں جبکہ" میں پڑے کیوں کے قائل ہوں، ہاتھ اٹھ کر لے بیٹھے جو میں نے  
آدھا لٹوا بھی دیا ہو۔"

"چلو سو تمہیں شوق ہو رہا ہے۔ میں میں تیرے کوکبش ایک ہو رہا ہے۔  
میں سے ملحق ہونا اس رسم میں اس طرح ہونا چاہیے۔"

"وہ بھی نہیں" یہاں سے ہاتھ ہٹا کر رو گیا۔

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔" ہاتھوں کی طرف دیکھے۔

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"شب آپ" بہت سیس جوت ہے۔" انہیں کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

## (۱۰)

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"

"میں اس کی کوکبش ہونا چاہتا ہوں۔"







مجلس شورای اسلامی

میں یہ ہے کہ یہی ہوا اس کو کچھ نہیں! مجھے تو حالت ہے اسے بہت  
 ہے کہ وہ میری طرف سے کچھ ہے کہ میں نے کئی برسوں میں اس کے خلاف کیا ہے کہ  
 وہ اس کے خلاف ہے کہ مجھ کو یہ ہے کہ

$$^n \mathcal{F}_n^m \subseteq \mathcal{F}_n^m \subseteq \mathcal{F}_n^m$$

چند روز بعد

وہ عرب آپ کی نظر کو بھی خراب کرتے اور شیخ مرید کی طرح بھی نہ

”خیر! اچھا اب ہے منطق مجھے کچھ دیا۔ ہم اس کو دیکھیں کہ یہ کب سے یہاں ہے۔“

نہی۔ منظر بھی بہت خوب جانتے ہوں گے۔"

تو کس جانور سے اس کے کہ تھوڑا کم دیا ہے۔ لیکن لیا خود تھوڑی سی خیر  
 دے تو تھوڑا کم دے بدلے میں کچھ نہیں مرے گا کچھ ہے۔ ایک زمانے میں تم  
 جانور سے اس طرح کی تھوڑی سی وقت سے تم جانور پر ہستی آ رہی تھی۔

— یاد رکھو کہ یہ سیکورٹی حرجی جہاں مشکوک ہے معلوم نہ ہوگا اس کے علاوہ  
 یہ بات بھی یاد رکھو کہ یہ بھی ممکن معلوم کہ قرآن میں ایسے پچیس تھیں۔

۱۰ "نہ سے عدا" تپ سب دھم جاتے ہیں۔ "تپ" سب دھم جاتے ہیں۔  
 ۱۱ "تپ" سب دھم جاتے ہیں۔ "تپ" سب دھم جاتے ہیں۔

میں بکھٹا ہوا میں جانتا ہوں کہ وہ بھال نظر آتا ہوگا میں اتکرے میں کی گروہ کا  
نہایتیہ مرچا ہوا اسے توروں کے عمر نہیں ہے

میرے تھیں نہیں ہے کیا آپ نے پشت پر پوچھیں ہے "۔  
 میں نے انکس تھا ہوں ہر وقت تھا ہنا ہوں "۔ میری بیب میں ایک لکھناش

”نکاح۔ مے گاہ کے بیچو بھی مجھے یقین ہے۔ میں ہر روز کو توڑ دے گا کیا بھی  
میرا نام نہیں رہا۔“

۱۱۱) اس کی دوا کی ہے جو ہشتاد ہے اور اب زندگی بھر ہاتھوں میں ہے کی عمر ۲۷ سال۔ ایک بھر

میرا اس سے فی بار غصے کا بارود قید ملین رہا ہے وہ مجھ کے گھٹا ہے۔  
 "اپنا رہا صاحبہ بد مصلحت نہ کرنا ایسا بات چیت کا پتلا پتلا ہونا" ملاحظہ ہو اس حدیث

عرشِ ہیکل ہے۔“

”اوس میں سرور و سرور و سرور ہوئے۔ جس کی وجہ سے ان کے دل میں  
 یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ سب کچھ ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے ہے۔

یہ ہے تھکن، یہ ہے یہ طریقہ ساسی ہے۔ یہ "تقریب" کی میری ہے۔  
یوں ہے یہ ہیں!

"کس جہی مجھے انہوں نے بلجھا۔ میں صرف تارے تہہ۔ حلقہ پہاڑ پر  
 آنے وقت پہنچ رہی تھی، میں اب بھی اچھ میں رہے۔ مجھے مطلوبے اور

”مجھے ہے۔“ پوچھے ”کیا ہے؟“  
 ”مجھے ہے۔“ پوچھے ”کیا ہے؟“

”یہ سب کچھ میں جانتا ہوں کہ تمہیں یہاں میری قدر دی ضرورت ہے۔“

میں نے انہیں سنا تھا کہ وہ ایک عظیم رہنما ہیں۔ وہ ایک ایسے شخص ہیں جو اپنے  
 لیے ایک نیا راستہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ ایک ایسے شخص ہیں جو اپنے  
 لیے ایک نیا راستہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ ایک ایسے شخص ہیں جو اپنے

نفس کا ناتانہ سے میرے متعلق اہل نوروں کو بہتہ چلے آیا ہو گا۔ مر جاتی ہے۔

ظاہر ہو جائے۔ دہشت کے کاغذ پر عمر، قہر، کامے، تپیل، تہیہ، نصیحت ہے (انفکسہ)

میں نے فرجیہ کی دہائیوں کا سہاگہ عمر میں ہے۔  
 اس وقت کو مجھے سن چکا تھا۔ میں نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔

[illegible]

۱۰۔ عیسائیوں نے کہا کہ جیانی:

چھوڑے ہاتھ چھانٹوں خواہے میں۔ بھی نہیں پوچھوں گا کہ عموں کیسے سمجھتی ہو۔  
میں: نکالو تو نہیں، کوئی کام نہ ہو گا۔"

میں جانتا ہوں کہ وہ باری، تم کو جسے میں بدلہ دے گا۔ یہ افسانہ ہے  
وہ کہ کبھی سے گئے ہیں یہ بیڑے اس میں الگ رہتی ہیں یہ وہ ہوتا ہے  
کہ ان کے لیے تو یہ نہیں تھا

”یہ توئی ہر کاری سر“ جواب دیا: ”یہاں سے تھوڑے پر پوچھا!“

میں نے یہ پتھر شیون ہوسا کی نگہ کر دیا اور گھر والوں چاہے تو اپنے گھر سے بھی یہ پتھر لے کر لے جاتا ہوں میں نے تو کبھی قرعہ جانی ہوں میرے پاس ہے میں تو گھر کے طریقہ کار سے بھی واقف ہوں اگر تم چاہو تو اس کی کٹ دے دے مگر اس کی عمر کو کم سے کم رکھو کہ اس کا قسم ہو جائے گا"

عبدالمجید صاحب "تذکرہ شریعت"

”میں نے تم کو دے دیا ہے“ ٹمپس نے بچہ پوچھا!

”میں مجھے اپنی مدد کی پروا نہیں ہے“

$$T_{\mu\nu} \rightarrow T_{\mu\nu} + \frac{1}{2} \delta T_{\mu\nu}$$

”میرے فکریں ابھی صرف اپنا کام انجام دینا چاہتی ہیں اور میں نے انہیں گرواؤٹ کر دیا ہے۔“

”تم لوگوں سے چپ مٹائیے، گلاں کی اس شہر میں فیضانِ حق سے رہنا صبر، سکون  
 وصالِ خاتمِ روضہ وادیِ مجھ رہی ہو گی؟“

”میں نے مجھے یہی ہی معلوم ہوتے ہوئے کہ اس سے کہا کہ اس کا مشورہ ہو کر کہہ دو چاہے کیا؟“

(17)

یہ سب دیکھ کر وہی میرے جی میں افسردہ دوار کے باغ میں تھا اور وہ ایکسٹوہ جی چٹان تھی  
سب دیکھ کر وہی ہوئی تو دوسری طرف سے آؤلا آئی

میں نے اپنے دل سے کہا کہ سب مجھے میری نظر میں ہے۔ میں نے اس وقت بھی تم سے، پاپا، دور











عمران کچھ سوچنے لگا پھر تھوڑی دیر بعد بولا "کل دو پتک سہارے ہاتھ سے پکڑ لیا  
تھوڑی کڑی طرح کر جاتا ہے۔"

"لو ہوا۔" بیا پتک۔ عمران کو گھورے نگاہ پر آہستہ سے بولی "کو تم میرے اہل بیت  
تھے! تم مجھے اس سے بحث نہیں کرتے تھے۔" اسے قاضی گیب سے دو پتک  
نکلیں میرے ہاتھ سے کہ نامزد ہے شروع سے دلچسپی آتی ہو۔ خود اس سے مطمئن  
ہو کہ تم اس سے ہر کسی شہزادے کے لئے طاہر طور پر ملے جاؤ گے۔"

"میرا دلچسپی ہی بھیڑی میں جس دُر کا ہوا۔"

"ہاں میں جانتا ہے کل تم یہ نہیں پا چکے ہو۔"

"یہ نہیں پائی گئی تھی ہمارے۔" یہ تم اس شہزادہ اور مجھ میں کتنی جھگی تھی۔  
"لو ہوا۔ عمران اس سے کہتے رہے اور عمران تھوڑی دیر بعد وہیں سے اٹھ گیا۔"

## (۱۷)

مختار راہدراپ بہت پریشان تھا۔ اس سے کہتے اہل بیت سے کچھ  
تھا۔ دوسری طرف وہیں پر وہ اس کے لئے سوئی روٹا ہوا تھا۔ وہی ہے۔  
نکلے گا۔ وہ خود بخود کہہ رہا تھا۔ "میرا ہر ایک کا تھا۔" یہ حرام ہے۔  
اور اپورے کا کام۔ اتنی تھی۔

راہدراپ کو ذرا دل کا آوی تھا۔ وہاں پر وہ نے پہلے اسے اصرار کیا۔  
اسے روکا۔ "ہاں۔" "خیر کچھ اگر آج اس سے تیرے لیے ہوا کہ تم کو ملے گا۔"  
وہ سے ٹکرائی دے گا۔ وہ ٹھیک ہمارے۔ "تھوڑے جتن کو نہ ہر پر کی دلی  
ہر پر آج کل اس پر بہت صبر کیا تھا۔ وہ اپنے ہی اس سے اسے اور دیکھو۔  
تن وقت کا تو تھا۔ عمر یہ نہیں تھی۔ عمر ہی مضمون ہو تا قریب اس کے۔  
"خدا کی پوری میرے لئے بہت تکلیف دہ ہو گیا ہے۔" اس نے کہا۔  
"کیوں کیا بہت سے۔" وہاں پر وہ۔ "میرا یہی ہے کہ تمہاری طرف سے  
میں۔ اس کا نام بھی سنا تھا۔"

"جی ہاں۔" میں بہت صبر ہوں۔ "وہی جہاں سے تھی۔ میں بہت صبر ہوں۔"

عمران غریب لگتا تھا۔

"یہ ہاتھ سے سانس سہادی تھوڑے سے تھی۔" اس کی لاشیں تھیں۔ "ہاں۔"

"جی ہاں۔" وہ سمجھنے لگی تھی۔ "یہ سانس تھوڑے سے تھی۔" اس کی لاشیں تھیں۔  
"یہ سانس تھوڑے سے تھی۔" اس کی لاشیں تھیں۔ "یہ سانس تھوڑے سے تھی۔"  
"یہ سانس تھوڑے سے تھی۔" اس کی لاشیں تھیں۔ "یہ سانس تھوڑے سے تھی۔"

"یہ سانس تھوڑے سے تھی۔" اس کی لاشیں تھیں۔ "یہ سانس تھوڑے سے تھی۔"  
"یہ سانس تھوڑے سے تھی۔" اس کی لاشیں تھیں۔ "یہ سانس تھوڑے سے تھی۔"

"جی ہاں۔" یہ درست ہے۔ "میں یہ رشتہ پسند نہیں کرتا تھا۔" آپ سے کیا پردہ؟  
"یہ سانس تھوڑے سے تھی۔" اس کی لاشیں تھیں۔ "یہ سانس تھوڑے سے تھی۔"  
"یہ سانس تھوڑے سے تھی۔" اس کی لاشیں تھیں۔ "یہ سانس تھوڑے سے تھی۔"

"جی ہاں۔" اب آپ آرام فرمائیں۔ "راہدراپ کا ہاتھ کہہ کر اسے سے چلا گیا۔  
"یہ سانس تھوڑے سے تھی۔" اس کی لاشیں تھیں۔ "یہ سانس تھوڑے سے تھی۔"  
"یہ سانس تھوڑے سے تھی۔" اس کی لاشیں تھیں۔ "یہ سانس تھوڑے سے تھی۔"

"جی ہاں۔" میں بہت صبر ہوں۔ "وہی جہاں سے تھی۔ میں بہت صبر ہوں۔"



میں لا رہے تھے کہ ان کی اس غلط فہمی کو دور کیا جائے۔

"تم جگہ مار رہے ہو؟" "چراغ لگاؤ۔" جن لوگوں کے قہقہوں نے وہ بے حد ہنس سنا کر  
لوگوں کی خشکیاں بھی نہیں دیکھیں۔ چپ چاپ یہاں سے بڑے جلدی

"وہ تو انہیں تہذیب کو ٹھنسی سے نہ آندے جا سکتی ہیں۔"

”تم نے میرے آدمیوں کو بیوقوف بنا کر رکھا ہے۔ یہ تمہارا ہی پلان ہے۔ اسکی صورت میں تم کیا تمہیں بڑا فوٹو ہے۔ یہیں داخل ہو سکتی ہیں۔“

”تو کیا میں تمہیں خود کو لہجہ پھاڑنے کی کوشش کر رہا ہوں؟“ سیّدہ فاطمہ آزادی نے

”جیتنا“ یہ جسکی تم کوں؟“ وہ کہہ کر اسے گہری بات رکھتے ہیں۔“

”تم ناشائے ہو تم کیا کہہ رہے ہو منہ پر ایسی توخم سے بڑی مہمت کر رہے ہو۔“

لیکن صرف تمہیں ہزار روپیہ ملنے پر کام چل سکا ہے جب کہیں دن کا مہینہ ہو تو ہزار ہزار روپیہ جب اٹھائیں دن کا ہو تو تیس ہزار روپیہ کا تو ... چاہیں شاہی تو ہمیں تھانوں کا قرار دے گا

”شامہ قہار اور دلہن خراب ہو گیا ہے“

”ہیں۔ مدینہ کی طرف ہی تہمتی مس کی جگہ پر مجھے چار سو ایکس نمبر ۱۱۳ تیرہ کی مظلومہ ماں

ہاں میں انہی سے ملاقات اولیٰ میں نے اس سرٹیکٹ بھی دیکھے جو سزا کیرل اسٹریٹ کے بارکس میں لگا کر رکھی ہے۔ پھر ان ہیٹھوں سے اولیٰ ٹانگہ بھی برآمد ہوا دیکھے کہ تم کس صفیٰ

لوٹوں والا پیکل (۱) لپٹے ہو۔ یہ بھی دیکھا ہے!۔۔۔ اسی لئے تم نے ایک مخصوص رنگ کے پکے نہ

نوٹ رکھنے کا علم دے رکھا ہے اور پیکٹ ہاتھ میں لے کر چلتی ہے تم چند آویزیوں کی ایک جگہ

۴۷ سے اس سے ٹکراتے ہیں اس کے ہاتھ وہاں تک مقابہ کرتے ہیں کہ تم وہاں ہی ایک دوسرے سے

اس طرح کرنا دیتے ہو کہ وہ اسے اپنی ہی ملکیت سمجھتی ہے کیوں کیا میں خدا کہہ رہا ہوں؟

۱۰۔ کچھ نہیں، اس کے چہرے پر تشویش کے آثار نظر آنے لگے تھے، غور سے

اس نے کہتا ہے کہ

”تمہیں تیار کر رہا ہوں!“

”اس سے تم پر مکی قیامت تک نہیں تید ہوں گا“

وہ بچے کا آخری نئے کپڑا اترتا تھا۔ غریبوں کی بہت سی کچھ کم کر رہا تھا۔

یہاں پہنچا کم کر لو۔۔۔ اسی سے نیکو کی گنجائش نہیں ہے! تمہیں شرم آتی چاہئے! اللہ

وہ بھی صرف تمہیں ہزار ملتا ہے چکن بھنگی ہے! میرے اقربا بہت دست و پا ہیں

یہ بہشت دو چار ہزار کم کر دینا۔ یہ لوگ یہ رہا افراد نامہ! اسے انہی طرح چڑھ لو تاکہ

میں ہوں شایستگی میرا جو نور ہمارے تعلقات خوشگوار ہیں۔"

میں نے کہا کہ میں اس کے ہاتھ سے لے کر چھٹنے والا یہ شاید اس کی سیاہ کاریوں کی پوری

میں نے ان کو آہستہ آہستہ اس کے چہرے کی رنگت پھمکی چڑتی چاہی تھی اور وہ پار پار اپنے

۱۰۰ سال کی تاریخ

بہت خطرناک آدمی مظلوم ہوتے ہو امیر سے ساتھ ملی کر کام کر رہا ہے۔ بہت فائدہ

۲۰۰۰

نہ سکتی اور ان کو توڑنے کا بھی ہوں کام مجھے ہے نہیں ہو سکتا جب میں بڑا کر

یہ ہے جو عہدہ کام کرنے کی گواہی دیتا ہے۔

”جہاں ایک کام کر دیا جائے اس کے لئے میں قسمیں کھاتوں جیڑاؤں گا“

یہ سنا سنس ہے امیں وہ کام کسی نہ کسی طرح کریں وہیں انگریزوں کا کام ہے پہلے

مذہب کا آٹھویں طبقہ ہے۔

ہے کام یہ ہے کہ کسی طرح ان تینوں ترکیبوں کو لکھائے لگاواں آج کل میرے

اور انہیں میں اس لئے میں یہ کام خواہ میں انہیں دیکھتا ہوں۔

بھائی خود تو نہیں کر سکتا یہ کام لیکن مجھ سے پاس ایسے آدمی ضرور ہیں جو یہ کام انجام

• کھانسی لگے۔ تم اور کم دس ہزار کا مطالبہ کریں گے اس لئے پچاس ہزار کم ہے۔ جاں سامنے

“*Ch. 12*”

1947

حالا اگر سے پاس قلم نہیں ہے؟

کے سپاہیوں سے قہم "سیاہ پوش" نے قہم نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

ہر ایک کڑی پر بند کیا

"آپ۔۔۔ سیلو پوش کر لیا۔۔۔ نہیں دوست!۔۔۔ میں وہ سٹاکا چاہتا ہوں جو تم اپنے بچے کو کرتے ہو۔۔۔ کھربادی کا خدمت پر کرتے ہو اور سٹاکا چاہتا ہوں جو اس بچے والے بچے کو پرانے انداز پر کرتے۔ انہیں وہ سٹاکا کی یاد پر تو میں تم تک پہنچا ہوں اور وہاں آئندہ کے لئے میں بکرا اپنے وہ سٹاکا اور لوہر نہ بھگا کر اگر اس انداز پر تمہارے وہ سٹاکا نہ لیتے تو میں قیامت نہ جھیں نہ پاسکتا"

"تم واقعی بہت چالاک ہو! تم سے چالاک کی نہیں مل سکے گی" ہر پر ہنس کر بولا اور وہی وہ سٹاکا دینے جو سیلو پوش چاہتا تھا پھر بڑے غلوں سے کہا "اب تو اپنی عقل دکھاؤ۔" "کیا میں بیگروں کو کیوں نے تمہاری شکل دیکھی ہے؟ جنہیں تم بیکہ میل کرتے ہو ان سے میں نہیں بیکہ میل کروں مگر تم زندگی بھر یہ نہیں کا سکو گے کہ میں کون ہوں۔" ہوش اس کے پیچھے کڑا تھا جیسے یہ اقرار تھے کہ میرے اٹھانے کے لئے جہاں پر لے آئے کہ اس کے چہرے پر اپنا سر مار دیا سیلو پوش اس غیر متوقع میلے کیلئے چار نہیں تھا کہ وہ "سری طرف الٹ گیا جوت شاید اس کی ناک پر بھی تھی پتہ اس کے ہاتھ سے مل گیا تھا اس کے کہ وہ اٹھ سکا ہر لے مجھے کہ پتہ الٹا گیا میں سیلو پوش کی طرف اٹھی اور فریاد دیا کیا لیکن اس میں سے کوئی کی بجائے پانی کی دھار نکلی۔ "سری طرف سیلو پوش نے غصہ لگایا مگر اگر وہ ایک طرف ہستہ کیا ہوتا پتہ اس کی پوسٹلی پر پڑتا یہ وہ بھی غلط جاتے دیکھ کر ہر جاگ لگا۔۔۔ سیلو پوش اس کے پیچھے بھاگ نکلی۔" یہ سے اقرار تھے اٹھنا نہیں ہوتا تھا

ہر پر کو غمی سے باہر نکل جانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسے کاسیاتی نہیں ہوتی سیلو پوش نے اس کا انتقام پہلے ہی کر لیا تھا۔ اس نے ہر پر کو ایک کمرے میں سمیٹے دیکھا۔ "تیری سے آگے نہ جاؤ۔۔۔ لیکن کمرہ خالی تھا ہر پر نہیں نظر نہ آیا دوسری طرف کوئی اور دوش نہیں تھا سیلو پوش نے مٹی خچر انداز میں سر ہلایا یہاں معلوم ہوا جیسے اسے کچھ یاد آ گیا ہو۔ وہ اس گولی بڑی طرف جھپٹ کر کمرے کے وسط میں بھی ہوئی تھی اس کا ہر ہی حصہ ہاتھوں سے جھمانے لگا اچانک ایک کھٹکھٹائی دیا اور کمرے کے فرش میں ایک جگہ پڑا

ہر پر جتنی بات چیت چھوٹی کہ ایک ہی آدمی اس سے گذر سکتا تھا۔۔۔ سیلو پوش بڑی تیزی سے اس دروازے میں اتر گیا۔۔۔ جیسے ہی وہ آخری دروازے پر پہنچا ہر پر کی خلا ایک آواز کے ساتھ بند ہو گیا۔ ایک تہ خانے میں تھا لیکن یہاں کافی روشنی تھی اور گھٹی کا احساس نہیں ہوتا تھا۔ ہر پر نے حرکت کیا تھا۔ مگر تہ خانے کے اس حصے میں سنا تھا۔۔۔ یہاں کوئی بھی نظر نہیں دیا ہوش آگے بڑھا اور دروازے سے گذر کر دوسرے کمرے میں پہنچا یہاں تین لڑکیاں دو لہجہ اور چار تھا ہر پر تھا سیلو پوش کو دیکھ کر اس کے منہ سے ایک گھڑی سی گلی نکلی اور وہ روت روت کر اس پر سیلو پوش نے بڑی بھرتی دکھائی اور ایک طرف ہٹ گیا اور ہر پر دھڑک دھڑک کر لڑکیاں کڑی ہو گئی تھیں۔ ہر کے حوصلے میں دلچسپی تھی اور وہ ایک سے دوسرے آگے نہیں بڑھ سکتی تھیں۔

ہر پر بڑا لیکن اس پر سیلو پوش کا گونہ اس کے جڑے پر ہزار لڑکیاں بے تحاشہ ہنسنے لگی تھیں۔ "کیا میں بھکا ہوا فرش سے اٹھ رہا تھا۔۔۔" "میں تو یہ کھلا جان دے دے ہوا" سیلو پوش ہنس کر بولا "ابھی اسنے دن تو جھک کر لوگ دیکھ دی کی خبر سن لیں!۔۔۔"

ہر پر نے کہ جب چاہے کھڑا ہو گیا اس کا چہرہ زوردار تھا اور ہونٹ تلک ہا گئے تھے "تو میں بڑا ماہر! اس نے آہٹ سے کہا۔

تب آگے گھلتی کی بات کی ہے "سیلو پوش ہنس کر بولا "اچھا ان لڑکیوں کی ہڈیاں کھانے کے ہیں"

انہیں اپنے ساتھ لے چلاں مگر ساتھ بڑا ہوا۔ "انہیں دل کا" ہر پر نے کہا اور اپنی جینس نکال کر ایک گھٹی نکالی دوسرے لئے میں وہ جھکا لیکن اس کے ساتھ لڑکیاں اترنا نہ گئیں اس نے جیب سے ایک جگہ کھڑے ہو جھکا۔

ان لڑکیوں سے جھپٹتے گھولوں کا "سیلو پوش نے زبردستی لہجے میں کہا



